© rasailojaraid.com

احباب کی زبردست خواہش پر گوادر میں

QURTABA CREEK VALLEY GWADAR

قرطبہ کریک ویلی

فیز II

کے نام سے عظیم الشان رہائشی و کمرشل منصوبے کا اعلان

گوادر پورٹ میں بڑے جہازوں کی آمدورفت شروع

لوکیشن :

سمندر کے کنارے موضع شابی میں چھ منظور شدہ رہائشی سوسائٹیوں کے سنگم میں

جی ڈی اے کی حدود میں گوادر شہر کے درمیان

گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے منظور شدہ این او سی نمبر 76/08/H.S/GDA(B)

گوادر ماسٹر پلان میں شامل 90 ہزار ایکڑ رقبہ 20 سال کے لئے ٹیکس فری زون

قیمت 10 لاکھ روپے فی کنال 3 سال کی قسطوں میں

چیک/ڈرافٹ بنام
احباب ڈویلپرز
یونائیٹڈ بنک وحدت روڈ برانچ

5 ہزار روپے فی مرلہ بھیج کر فوری بکنگ کروالیں

28 فروری 2009ء تک بکنگ کروانے والے احباب
-/100,000 روپے فی کنال کی خصوصی رعایت

سستے اور جھگڑوں سے پاک پلاٹ مہیا کرنے والا آپ کے اپنے احباب کا بااعتماد ادارہ

احباب ڈویلپرز

Marketing Office: Weal House, Faiz Road, Muslim Town, Lahore
Ph: +92-42-5846830, 5846831, Fax: +92-42-5847708,
Raheel Ahmed: 0300-8422787
Website: qurtabacreekvalley.com, E-mail: qurtabacreek@yahoo.com.in

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب نما

Islam and Politics: Emergence of Reformative Movement in Indonesia [اسلام اور سیاسیات: انڈونیشیا میں تحریکِ اصلاح کا ظہور]، سوہیرین محمد صالحین۔ ناشر: انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی ملایشیا۔ صفحات: ۳۰۳، قیمت: ندارد۔

انڈونیشیا، دنیا کی سب سے بڑی مسلم ریاست (آبادی: ۲۰ کروڑ) اور کئی لحاظ سے ایک منفرد ملک ہے۔ یہ ۱۳ ہزار ۶ سو ۷۷ جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے ۶ ہزار جزائر میں ۳۰۰ مختلف نسلی گروہ آباد ہیں، جو ۲۰۰ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ اس طرح یہ ملک دنیا میں سب سے زیادہ ثقافتی اور تہذیبی بوقلمونی کا آئینہ دار ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں علاقائی اور نسلی انتشار اور بغاوت کی کیفیت، ایک نہ ختم ہونے والی داستان ہے۔

انڈونیشیا پر ۱۹ویں صدی میں ولندیزی استعمار نے قبضہ جمایا۔ دوسری جنگِ عظیم میں جاپانی آئے، اور اُن کے بعد آزادی کی تحریک میں تیزی آئی، جو بالآخر احمد سوئیکارنو کی قیادت میں کامیاب ہوئی، اور ۱۹۴۵ء میں انڈونیشیا ایک آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ سوئیکارنو نے 'پنج شیلا' کے عنوان سے حکمرانی کے پانچ بنیادی اصولوں کا اعلان کیا، جو ملک کے آئین کے رہنما اُصول قرار پائے: اللہ پر یقین، انسان دوستی، شورائیت کے ذریعے جمہوریت، قومی یک جہتی اور سماجی انصاف۔ اشتراکیوں کے لیے اُن کے دل میں نرم گوشہ تھا، کیونکہ سامراج کے خلاف جدوجہد میں ان کا بھی ہاتھ تھا۔ خیال ہے کہ امریکی سازش ہی کے ذریعے سوئیکارنو کا تختہ اُلٹ کر فوج کی مدد سے سوہارتو برسرِ اقتدار آئے اور 'آئینِ نو' (New Order) کے ذریعے معیشت پر حکومتی کنٹرول کو کم کر کے کاروباری طبقے کو زیادہ آزادی اور مراعات دیں۔ شروع میں اشتراکیت مخالف نوجوانوں نے سوہارتو کو خوش آمدید کہا، تاہم اُن کے ۳ بیٹوں اور خاندان کے افراد نے مالی منفعت کے اشتغال میں خوب ہاتھ رنگے اور ان کے خلاف تحریکیں شروع ہوگئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس پس منظر میں انڈونیشیا میں 'اصلاحات' کی وہ تحریک شروع ہوئی جس کے سربراہ امین رئیس نے سماجی، سیاسی اصلاحات کے لیے 'محمدیہ' کی بنیاد رکھی۔ اور 'امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' کے تحت 'دعوہ' کا کام شروع کیا۔ اُن کے نزدیک یہ محض زبانی دعوت و نصیحت کا کام نہیں تھا، بلکہ یہ ایک عملی تحریک تھی حکومت کی پالیسیوں کو تبدیل کرنے کی۔ اُن کے خیال میں دانش ور، ارکانِ پارلیمان اور مسلم نوجوانوں کے درمیان مکالمے کے ذریعے ہی تبدیلی کی راہ ہموار ہوسکتی تھی۔

امین رئیس، خود بھی ایک دانش ور، اہلِ قلم اور ایک بڑے قائد تھے۔ مولانا مودودیؒ کی طرح انھوں نے اعلان کیا کہ اسلام صرف عبادات اور رسومات کا مجموعہ نہیں، بلکہ زندگی کے ہر شعبے پر محیط ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس میں سیاسی عمل میں بھرپور حصہ لینا بھی شامل ہے۔ گاجامادو یونی ورسٹی میں ملازمت کے دوران انھوں نے نوجوانوں اور اساتذہ کو جمع کر کے 'صلاح الدین اسلامک فورم' کی بنیاد رکھی، اور سوہارتو کے ہاتھوں ملک میں 'جدیدیت' اور مغربی فکر کی ترویج پر علمی انداز میں بھرپور تنقید کی۔ انھوں نے روایتی علما پر بھی تنقید کی، جو دین کو لے کر عصری تقاضوں سے نمٹنے میں ناکام رہے ہیں۔ ان کے خیال میں تبدیلی کا راستہ، تعلیم و تلقین ہے نہ کہ تشدد اور زبردستی سے۔ انھوں نے کہا کہ سوہارتو کے عہد میں مسلمانوں کو دھکیل کر کونے میں پہنچا دیا گیا ہے اور ضرورت انھیں اسٹیج پر لانے کی ہے۔

۱۹۹۰ء میں بی جے حبیبی نے انڈونیشیا کے مسلم دانش وروں کی جماعت بنائی، جس میں امین رئیس کا بھی ہاتھ تھا، تاہم کچھ عرصے بعد انھوں نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی۔ انڈونیشیا میں تحریکِ اصلاح کی یہ داستان طویل ہے۔ سوہارتو کی حکمرانی کے ۳۰ سال میں بظاہر جمہوریت کا دور دورہ تھا لیکن کچھ اصلاحات کے ساتھ ساتھ اُنھوں نے عیسائیوں اور مسلمانوں، دونوں کو راضی کرنے کے باوجود، ناراض کیا۔ اپنی آخری کابینہ میں انھوں نے مسلمان وزرا کی تعداد بڑھا دی تھی، شریعت کے اصولوں پر معیشت کو استوار کرنے، جوئے اور لاٹری پر پابندی، لڑکیوں کو اسکول میں اسکارف پہننے کی آزادی، اسلامی عدالتِ انصاف کے قیام اور ایسے بہت سے کاموں سے عیسائی زیادہ ناراض ہوئے اور مغرب کو یہ اندیشہ ہونے لگا کہ شاید وہ ملک کو 'اسلامیانے' جا رہے ہیں۔

اسلامی تحریک بہرحال اس سارے گرم و سرد میں اپنا کام کرتی رہی۔ سوہارتو کے سقوط کے

© rasailojaraid.com